غلام مصطفٰے صاحب ظہیر
متعلم جامعہ علوم اثریہ

اتباعِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

سہ

تعصی الرّسولؐ وتظھر حبّہ — ھٰذا لعمری فی القیاس بدیع
لوکان حبّك صادقا لاطعتہٗ — فانّ المحبّ لمن یحبّ مطیع

"تُو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی بھی کرتا ہے، اور پھر آپؐ سے محبت کا اظہار بھی کرتا ہے، واللہ یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔"
"اگر تیری محبت سچی ہوتی تو تُو حضورؐ کی اطاعت و اتباع کرتا، کیوں کہ محب تو محبوب کا اطاعت شعار ہوا کرتا ہے!"

قرآنِ مجید میں ہے:
"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ـــــ الاٰیۃ!"

(آلِ عمران: ۳۱)

"(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپؐ فرما دیجئے، اگر تم اللہ تعالیٰ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس کے نتیجہ میں) اللہ تعالیٰ بھی تمہیں دوست رکھے گا۔"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک مومن کے تعلق و واسطہ کے تین مدارج ہیں:

۱۔ انسان کو آپؐ کی معرفت اور پہچان ہو کہ آپؐ بڑی رفعتوں اور عظمتوں کے حامل ہیں، نیز آپؐ کے فضائل وشمائل وخصائلِ حسنہ، آپؐ کے فرمودات وارشادات، سنن وافعال، منصب ومرتبۂ نبوت، آپؐ کے زہد وتقویٰ، ایثار، شرافت، عفو ودرگزر، علم وحوصلہ، صبر واستقلال اور سیرت واخلاق کی معرفت ہو۔

۲- جب یہ معرفت حاصل ہو جائے تو پھر اس معرفت کا تقاضا ہے کہ ایسی عظیم ہستی سے محبت کی جائے، دل کی گہرائیوں سے اور شیفتگی و فریفتگی کی حد سے بڑھ کر اس سے پیار کیا جائے —— آپؐ کو اپنی جان، مال، اولاد، والدین، اعزہ و اقرباء حتیٰ کہ دنیا کے سب لوگوں سے زیادہ عزیز سمجھا جائے —— خود آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے کہ:

"لا یؤمن احدکم حتّٰی اکون احبّ الیہ من وّالدہٖ وولدہٖ و النّاس اجمعین!"

یعنی "تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کی نظر میں اس کے والدین، اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔"

۳- اس معرفت و محبت کے بعد تیسرا درجہ آپؐ سے تعلق و واسطہ کا یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کی جائے، آپؐ کا کہا مانا جائے، آپؐ کی اتباع کی جائے —— آپؐ کے بتائے ہوئے رستہ پر چلا جائے، آپؐ کے لائے ہوئے نظام کو لائحہ عمل بنایا جائے، آپؐ کے مشن سے محبت ہو اور آپؐ کے طور طریقہ، سنن و افعال کو حرزِ جان بنایا جائے۔

اگر کوئی شخص آپؐ کا نام تو بڑے پیار و محبت سے لیتا ہے، آپؐ سے زبانی دعوئے ہائے عقیدت و محبت بھی رکھتا ہے، لیکن وہ آپؐ کی اطاعت و اتباع نہیں کرتا اور اس کے اعمال و افعال ان دعاوی کی تصدیق نہیں کرتے، تو اس کا دل درحقیقت حبِّ رسولؐ سے خالی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا معیار آپؐ کی اطاعت و اتباع ہے، اور یہی آپؐ کی بعثت کا مقصد بھی! —— ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ" (النّساء: ۶۴)

"اور ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے، اس لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔"

یہ بات اللہ ربّ العزت نے اپنے مقدس کلام میں طرح طرح سے بیان فرمائی ہے —— کبھی ترغیب کے انداز میں، کبھی ترہیب کے پیرایہ میں، کبھی جنت کی خوش خبری سنا کر اور کبھی جہنم سے ڈرا کر —— اسلوب مختلف ہیں، انداز اگرچہ متنوع ہیں، لیکن مقصود ایک ہے کہ آپؐ

کے نقشِ قدم پر چلا جائے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ میں دنیا و آخرت کی راہنمائی تلاش کی جائے ۔۔۔ درج ذیل ارشاداتِ باری تعالیٰ ملاحظہ ہوں :

۱۔ ”وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ“ (اٰلِ عمران: ۱۳۲)

”اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحمت کی جائے“

۲۔ ”یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ج فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا“

(النّسآء : ۵۹)

”ایمان والو، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو، اور جو تم میں سے صاحبِ حکومت ہیں، ان کی بھی۔ اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل بھی اچھا ہے“

آیت میں کئی باتیں قابلِ غور ہیں :

(ا) یہاں خطاب ایمان والوں سے ہے، جنھیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم دیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے علاوہ آپؐ کی اطاعت بھی ایمان کا حصہ ہے۔

(ب) آیت میں ”اَطِیْعُوا اللّٰہَ“ کے بعد ”اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ“ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے لیے بھی ”اَطِیْعُوْا“ کا لفظ الگ، مستقلاً استعمال ہوا ہے ۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے علاوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی مستقل اطاعت ہے ۔۔۔ غیر متنازعہ، غیر مشروط اور شک و شبہ سے بالاتر!

(ج) آیت میں اگرچہ ”اولی الامر“ کی اطاعت کا حکم بھی دیا گیا ہے، لیکن اس کے ساتھ ”اَطِیْعُوْا“ کا لفظ نہ لا کر، بلکہ صرف عطف پر اکتفاء کر کے یہ بتلایا جا رہا ہے کہ اولی الامر کی اطاعت کی وہ حیثیت نہیں جو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت

کی ہے ـــــ یعنی یہ اطاعت مشروط ہے اور مستقلاً بالذات نہیں!

چنانچہ "اولی الامر" کے ساتھ "مِنْكُمْ" کے الفاظ یہ بتلا رہے ہیں کہ اگر وہ ایمان والے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام (بالفاظِ دیگر) کتاب وسنّت کے مطابق حکم دیں تو مسلمانوں کو ان کی اطاعت کرنی چاہیے، دگرنہ نہیں ـــــ اسی لیے نزاع کی صورت میں ان کے احکام کو کتاب و سنت کی طرف لوٹانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

(د) خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت بھی فرض ہے ـــــ ہر اس شخص کے لیے جو اللہ تعالیٰ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ بالفاظِ دیگر آپؐ کی اطاعت نہ کرنا ایمان کے منافی ہے۔

۳- اسی لیے واضح لفظوں میں فرمایا:

"قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ج فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ" (آلِ عمران: ۳۲)

"آپؐ فرما دیجئے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ اگر نہ مانیں تو اللہ تعالیٰ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا"

۴- "يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ" (محمد: ۳۳)

"ایمان والو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد مانو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اور (آپؐ کی نافرمانی کرکے) اپنے اعمال کو ضائع نہ کرو!"

معلوم ہوا، نیک اعمال اسی وقت مقبول ہو سکتے ہیں، جب آپؐ کی اطاعت کی جائے گی۔ بلکہ کوئی عمل، عملِ صالح کہلا ہی اس وقت سکتا ہے، جب وہ سنتِ رسولؐ کے مطابق ہوگا۔ اگر آپؐ کے طریقہ سے ہٹ کر کوئی عمل کیا جائے گا تو وہ باطل ٹھہرے گا۔

۵- اسی لیے آپؐ کی نافرمانی کو گمراہی سے تعبیر کیا گیا ہے:

"وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا" (الاحزاب: ۳۶)

"اور جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے تو وہ

صریح گمراہ ہوگیا۔"

۶۔ "فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔" (النور: ۶۳)

"جو لوگ آپؐ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں، ان کو ڈرنا چاہیے کہ مبادا ان پہ کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔"

چنانچہ قرآن مجید بتلاتا ہے کہ جن اقوام وملل نے اپنے انبیاءؑ ورسل کی نافرمانی کی، دنیا ہی میں ان پر عذاب آئے اور وہ صفحۂ ہستی سے مٹا ڈالی گئیں۔

۷۔ "فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔" (الاعراف: ۱۵۸)

"تو اللہ اور اس کے رسول نبیٔ امیؐ پر ایمان لاؤ، جو اللہ پر اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں، اور آپؐ کی اتباع کرو تاکہ تم ہدایت پاؤ۔"

گزشتہ آیت میں جہاں یہ بتلایا کہ آپؐ کی نافرمانی کا بدلہ عذابِ الیم ہے، وہاں اس آیت میں یہ خوشخبری سنائی گئی ہے کہ آپؐ کی اتباع کے باعث انسان ہدایت سے سرفراز ہوجاتا ہے۔

۸۔ "وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔" (التغابن: ۱۲)

"اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو، اگر تم منہ پھیر لوگے تو ہمارے رسولؐ کے ذمہ صرف پیغام کا کھول کھول کر پہنچا دینا ہے۔"

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نافرمانی کرکے تم اپنا ہی بگاڑو گے کہ اپنی عاقبت خراب کر بیٹھو گے!

۹۔ "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ۔" (النسآء: ۸۰)

یعنی "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔"

زیر بحث مسئلہ میں قرآن مجید کے مذکورہ الفاظ اختصار کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کی انتہائی عظمت و رفعت کے ترجمان ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا ہے —— انتہائی مختصر الفاظ میں اس سے بڑھ کر آپؐ کی تعریف ممکن نہیں!

۱۰۔ "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" (الاحزاب: ۷۱)

"اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا تو بے شک وہ بڑی کامیابی سے ہمکنار ہوا"

یہ کامیابی و کامرانی کیا ہے ؟ - اس کی ترجمان درج ذیل آیت ہے :

۱۱۔ "وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا" (النسآء: ٦٩)

"اور جو لوگ اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرتے ہیں، وہ (قیامت کے روز جنت میں) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل کیا، یعنی انبیاءؑ اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ - اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے!"

اس سے بڑا کوئی انعام ممکن نہیں، جس کی خوشخبری اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اطاعت گزار لوگوں کو سنائی ہے —— حدیث میں آتا ہے، ایک حبشی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا، "اللہ کے رسولؐ، اگر میں اس چیز پر ایمان لاؤں، جس پر آپؐ ایمان لائے ہیں، اور وہ احکام بجا لاؤں جنھیں آپؐ بجا لارہے ہیں، تو کیا مجھے جنت میں آپؐ کا ساتھ ملے گا؟" آپؐ نے فرمایا، "ہاں! اس اللہ کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تو گورا چٹا ہو کر جنت میں جگہ پائے گا"

(جاری ہے)